اعلیٰ حضرت مجددِ دین وملت امامِ اہلسنّت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے اِرشادات کا مجموعہ

مُسَمّٰی بنامِ تاریخی

اَلْمَلفُوظ (مکمل 4 حصے)

۱۳۳۸ھ

معروف بہ

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

﴿مع تخریج وتسہیل﴾

مؤلّف:

شہزادۂ اعلیٰحضرت تاجدارِ اہلسنّت مفتیٔ اعظم ہند

حضرتِ علامہ مولانا محمد مصطفٰے رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

ناشِر

مکتبۃُ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط

نام کتاب: **الملفوظ**

پیش کش: مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیّۃ

سِنِ طَباعت: 12 جُمادَی الْاُخرٰی 1430ھ، بمطابق 5 جون 2009ء

قیمت:

ناشر: **مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ** فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)

E.mail:ilmia26@dawateislami.net

E.mail.maktaba@dawateislami.net

Ph:4921389-90-91 Ext:1268

توکُّل کی تعریف

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولٰینا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: توکُّل ترکِ اسباب کا نام نہیں بلکہ اعتمادعلی الاسباب کا ترک ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲٤ ص۳۷۹) **یعنی** اسباب ہی کی چھوڑ کر دینا توکُّل نہیں ہے توکُّل تو یہ ہے کہ اسباب پر بھروسہ نہ کرے۔

امام مُجاہد تِلْمِیذ حضرت عبداللہ اِبن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے وہ فرماتے ہیں کہ "تَفْصِیل کُلِّ شَیْءٍ" اُڑ گئی صِرف اَحکام باقی رَہ گئے ۔(تفسیر الطبری،سورۃالاعراف،تحت الایۃ ۱۵۰،ج٦،ص٦٨ ملخصاً)

شانِ محبوبیت

عرض : حُضُور! اَلْوَاحِ تَورَیت تو کلامِ خُدا ہے ان کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ برتاؤ کس طرح کیا؟

ارشاد : حضرت ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی ہیں اور آپ کے بڑے بھائی اور نبی کی تعظیم فرض ہے ان کے ساتھ تو آپ نے جَلال کے وقت یہ کیا۔

اَخَذَ بِرَاْسِ اَخِیْهِ یَجُرُّهٗۤ اِلَیْهِ ؕ ان کا سر اور داڑھی پکڑ کر کھینچنے لگے۔

(پ۹،الاعراف:۱۵۰)

جانے دیجئے یہ تو آپ کے بڑے بھائی تھے،شَبِ مِعْراج میں حُضُورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مُلاحظہ فرمایا کہ کوئی شخص ربّ عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور بُلند آواز سے کلام کر رہا ہے۔ارشاد فرمایا:"اے جبریل!(علیہ السلام) یہ کون شخص ہیں؟"عَرض کی:"موسیٰ(علیہ السلام) ہیں۔"فرمایا:"کیا اپنے ربّ(عَزَّوَجَلَّ) پر تیزی کرتے ہیں!" عرض کیا:

اِنَّ اللّٰـهَ قَدْ عَرَفَ لَهٗ حِدَّتَهٗ ان کا ربّ(عَزَّوَجَلَّ) جانتا ہے کہ ان کا مزاج تیز ہے۔

(عمدة القاری ، کتاب مناقب الانصار،باب المعراج،ج۱۱،ص۶۰۵)

خیر ان کو بھی جانے دیجئے وہ جو ربّ(عَزَّوَجَلَّ) سے عرض کی ہے:

اِنْ هِیَ اِلَّا فِتْنَتُكَ ؕ (پ۹،الاعراف:۱۵۵) یہ سب تیرے ہی فتنے ہیں۔

یہاں کیا کہیے گا۔اُمُّ الْمُؤمِنِین صَدِیْقَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو الفاظ شانِ جَلال میں ارشاد کر گئی ہیں دوسرا کہے تو گردن ماری جائے۔ اَندھوں (یعنی گمراہوں) نے صرف شانِ عَبدِیَت دیکھی شانِ مَحْبُوبِیَت سے آنکھیں پُھوٹ گئیں۔

خبرِ واحد پر اعتماد

عرض : حُضُور! یہ امام مُجاہد کا قول ہے اور وہ بھی خبر اَحاد[1] ہے؟

[1]: یعنی اَحاد،واحد کی جمع ہے،اور خبرِ واحد اسے کہتے ہیں جس میں متواتر کی شرائط نہ پائی جائیں۔(نزہۃ النظر،ص۲۱)

ارشاد : تو اس سے آپ کا مطلب یہ ہے کہ ان کا قول نہ مانا جائے۔ قُرآن عَظِیم ایک حرف نہیں چل سکتا تاوقتیکہ اَحادیث اور آئمہ کے قول کو نہ مانا جائے۔

آئمہ سے مُراد

عرض : آئمہ سے مراد آئمہ تفسیر ہیں؟

ارشاد : ہاں۔

آئمۂ تفسیر کون ہیں؟

عرض : بہت مقامات پر آئمہ تفسیر کا قول نہیں مانا جاتا ہے مثلاً قاضی بیضاوی نے یا اور آئمہ مثلاً خازِن وغیرہ نے تِبْیَانًا لِّكُلِّ شَیْءٍ کو مُخَصَّص بتایا ہے!

ارشاد : قاضی بیضاوی یا خازِن وغیرہ آئمہ تفسیر نہیں۔ کسی فن کا امام ہونا اور بات ہے اور اس فن میں کتاب لکھ دینا اور بات۔ آئمہ تفسیر صحابہ ہیں اور تابِعِین عِظام، تابِعِین میں بھی عِظَام (یعنی زیادہ بلند مرتبہ حضرات) کی تَخْصِیص ہے۔

﴿پھر اَصل جواب کی طرف تَوَجُّہ فرمائی اور فرمایا:﴾ قرآنِ عَظِیم میں یہ فرمایا ہے کہ تَورَیت میں ہم نے "تَفْصِیل کُلِّ شَیْءٍ" نازِل کی تھی۔ یہ نہیں فرمایا کہ وہ تَفْصِیل ہمیشہ باقی رکھی جائے گی تو اب اس کا "تَفْصِیل کُلِّ شَیْءٍ" ہونا تو قَطْعی مگر اس کا "تَفْصِیل کُلِّ شَیْءٍ" رہنا یہ ظَنّی اور خبرِ اَحاد بھی مُفِید ظَنّ اور ظَنّ ظَنّ کا مُقابل ہوسکتا ہے۔ جب خبرِ اَحاد سے ثابت ہوگیا کہ تَورَیت میں "تَفْصِیل کُلِّ شَیْءٍ" نہ رہی تو مان لیا گیا۔

عرض : حُضُور! اسی طرح قرآن کو فرمایا گیا ہے "تِبْیَانًا لِّكُلِّ شَیْءٍ" (پ ۱۴، النحل ۸۹) یہ نہیں فرمایا گیا کہ تِبْیَانًا لِّكُلِّ شَیْءٍ باقی رہے گا تو علم مَاکَانَ وَمَایَکُوْن[1] کس طرح ثابت ہوگا؟

ارشاد : بِلا شُبہ اگر اس کے خِلاف کسی حَدِیث میں آیا ہو کہ "تِبْیَانًا لِّكُلِّ شَیْءٍ" باقی نہ رہا تو مان لیا جائے گا لیکن خِلاف آنا تو دَرکِنار اَحادِیثِ صحیحہ میں اس کی تائید ہی آئی ہے، اَلْبَتَّہ مطلقاً علمِ غیب کا مُنکِر کافِر ہے کہ وہ سرے ہی سے نُبُوَّت کا مُنکِر

[1] : جو ہو چکا یا ہوگا، اس کا علم۔